۶۶۔ اَلتَّحرِیم

نام پہلی آیت میں نبی ﷺ کے ایک حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کردینے پر احتساب کیا گیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''اَلتَّحرِیم'' ہے۔

زمانۂ نزول مدنی ہے اور آیت ۹ میں منافقوں سے جہاد کرنے کا جو حکم دیا گیا ہے، وہ اس بات کی شہادت ہے کہ یہ سورہ ۹ھ میں نازل ہوئی۔کیونکہ منافقوں سے جہاد کرنے کا حکم غزوۂ تبوک کے بعد دیا گیا تھا جیسا کہ سورۂ توبہ آیت ۷۳ سے واضح ہے۔

مرکزی مضمون اپنی بیویوں کی محبت کو اس قدر غالب نہ آنے دیں کہ ان کی خاطر کسی حلال چیز کو اپنے اوپر حرام کرلیں۔نیز ان کی اصلاح کی طرف سے غافل نہ ہوں اور ان کے تعلق سے اپنی ذمہ داریوں کو محسوس کریں تاکہ انہیں آخرت کے بُرے انجام سے بچایا جاسکے۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۵ میں نبی ﷺ کی ایک لغزش پر جو آپ سے اپنی ازواج کے ساتھ دلداری میں ہوئی تھی، احتساب کرتے ہوئے ازواجِ مطہرات کی، نبی ﷺ سے بعض گھریلو معاملات میں ناراضگی پر گرفت کی گئی ہے۔اور انہیں اصلاح کی طرف متوجہ کیا گیا ہے۔

آیت ۶ تا ۸ میں اہل ایمان کو اپنی بیویوں کی اصلاح کی طرف سے بےفکر نہ ہونے، اور اپنی اس ذمہ داری کو ادا کرنے کی ہدایت کی گئی ہے کہ انہیں آخرت کے عذاب سے بچانے کی پوری کوشش کی جائے۔

آیت ۹ میں کفار اور منافقین سے جہاد کا حکم دیا گیا ہے۔یہ حکم یہاں اس مناسبت سے ہے کہ وہ ہمیشہ ایک نہ ایک فتنہ برپا کرتے تھے، یہاں تک کہ وہ ازواجِ مطہرات کے خلاف بھی فتنہ سامانی کرتے۔نیز اس بات کے درپے تھے کہ اہل ایمان کی عورتیں بھی ان کی گمراہ کن باتوں سے متاثر ہوں۔

آیت ۱۰ میں ان عورتوں کے واقعات سے عبرت دلائی گئی ہے، جنہوں نے اپنے رسولوں کے نکاح میں ہوتے ہوئے ان سے بےوفائی کی۔

آیت ۱۱ اور ۱۲ میں دو نیک خواتین کی مثالیں پیش کی گئی ہیں، جن کی سیرت کی بلندی کے آگے آسمان بھی سرنگوں ہے۔

سُورَةُ التَّحْرِيم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

۶۶۔ سُورَۃُ التَّحرِیم

آیات:۱۲

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ
اَزْوَاجِكَ ؕ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱﴾

[۱] اے نبی! تم اپنی بیویوں کی رضا مندی کی خاطر، اس چیز کو کیوں حرام کرتے ہو جو اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے؟ اللہ بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ لَكُمْ تَحِلَّةَ اَيْمَانِكُمْ ۚ وَاللّٰهُ مَوْلٰىكُمْ ۚ
وَهُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾

[۲] اللہ نے (ایسی) قسموں کا کھول دینا تم پر فرض کیا ہے۔ اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا حکمت والا ہے۔

وَاِذْ اَسَرَّ النَّبِيُّ اِلٰى بَعْضِ اَزْوَاجِهٖ حَدِيْثًا ۚ فَلَمَّا نَبَّاَتْ
بِهٖ وَاَظْهَرَهُ اللّٰهُ عَلَيْهِ عَرَّفَ بَعْضَهٗ وَاَعْرَضَ عَنْ بَعْضٍ ۚ
فَلَمَّا نَبَّاَهَا بِهٖ قَالَتْ مَنْ اَنْۢبَاَكَ هٰذَا ؕ قَالَ نَبَّاَنِيَ
الْعَلِيْمُ الْخَبِيْرُ ﴿۳﴾

[۳] اور جب نبی نے اپنی بیوی سے راز میں ایک بات کہی، پھر جب اس بیوی نے اسے ظاہر کردیا اور اللہ نے نبی کو اس سے باخبر کردیا، تو نبی نے (اس بیوی کو) کسی حد تک خبر دار کیا اور کسی حد تک درگزر کیا۔ جب نبی نے بیوی کو یہ بات بتلائی تو اس نے پوچھا: آپ کو اس کی خبر کس نے دی؟ نبی نے کہا: مجھے اس نے خبر دی جو سب کچھ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے۔

اِنْ تَتُوْبَاۤ اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا ۚ وَاِنْ تَظٰهَرَا
عَلَيْهِ فَاِنَّ اللّٰهَ هُوَ مَوْلٰىهُ وَجِبْرِيْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۚ
وَالْمَلٰٓئِكَةُ بَعْدَ ذٰلِكَ ظَهِيْرٌ ﴿۴﴾

[۴] اگر تم دونوں اللہ کے حضور توبہ کرو تو (تمہارے لئے بہتر ہے) تمہارے دل اس کی طرف مائل ہو چکے ہیں۔ اور اگر تم دونوں مل کر اس کو ناراض کرو تو (یاد رکھو) اللہ اس کا مولیٰ ہے اور اس کے بعد جبریل اور صالح مؤمنین۔ اور اس کے بعد فرشتے اس کے مددگار ہیں۔

عَسٰى رَبُّهٗۤ اِنْ طَلَّقَكُنَّ اَنْ يُّبْدِلَهٗۤ اَزْوَاجًا خَيْرًا مِّنْكُنَّ
مُسْلِمٰتٍ مُّؤْمِنٰتٍ قٰنِتٰتٍ تٰٓئِبٰتٍ عٰبِدٰتٍ سٰٓئِحٰتٍ
ثَيِّبٰتٍ وَّاَبْكَارًا ﴿۵﴾

[۵] اگر نبی تم سب بیویوں کو طلاق دیدے تو عجب نہیں کہ اس کا رب تمہارے بدلہ میں تم سے بہتر بیویاں اس کو عطا فرمائے مسلمہ، مؤمنہ، اطاعت گزار، توبہ کرنے والی، عبادت گزار، سیاحت کرنے والی، شوہر آشنا اور کنواری۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَاَهْلِيْكُمْ نَارًا وَّقُوْدُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ عَلَيْهَا مَلٰٓئِكَةٌ غِلَاظٌ شِدَادٌ لَّا يَعْصُوْنَ
اللّٰهَ مَاۤ اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ ﴿۶﴾

[۶] اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو اس آگ سے بچاؤ، جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہوں گے۔ جس پر سخت مزاج اور سخت گیر فرشتے مقرر ہوں گے جو اللہ کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم بھی انہیں دیا جاتا ہے اس کی وہ تعمیل کرتے ہیں۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ كَفَرُوا۟ لَا تَعْتَذِرُوا۟ ٱلْيَوْمَ ۖ إِنَّمَا تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ ﴿٧﴾

۷ اے کافرو! آج عذر پیش نہ کرو۔ تمہیں ایسا ہی بدلہ دیا جا رہا ہے جیسا تم عمل کرتے رہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ تُوبُوٓا۟ إِلَى ٱللَّهِ تَوْبَةً نَّصُوحًا عَسَىٰ رَبُّكُمْ أَن يُكَفِّرَ عَنكُمْ سَيِّـَٔاتِكُمْ وَيُدْخِلَكُمْ جَنَّٰتٍ تَجْرِى مِن تَحْتِهَا ٱلْأَنْهَٰرُ يَوْمَ لَا يُخْزِى ٱللَّهُ ٱلنَّبِىَّ وَٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ مَعَهُۥ ۖ نُورُهُمْ يَسْعَىٰ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَبِأَيْمَٰنِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَآ أَتْمِمْ لَنَا نُورَنَا وَٱغْفِرْ لَنَآ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَىْءٍ قَدِيرٌ ﴿٨﴾

۸ اے ایمان والو! اللہ کے حضور توبہ کرو خالص توبہ۔ عجب نہیں کہ تمہارا رب تمہاری بُرائیاں تم سے دور کر دے اور تمہیں ایسی جنتوں میں داخل کر دے جن کے نیچے نہریں جاری ہوں گی۔ جس دن اللہ نبی کو اور ان لوگوں کو جو اس کے ساتھ ایمان لائے ہیں رسوا نہیں کرے گا۔ ان کا نور ان کے آگے اور ان کے دائیں جانب دوڑ رہا ہوگا۔ وہ دعا کر رہے ہوں گے کہ اے ہمارے رب! ہمارا نور ہمارے لئے مکمل کر دے۔ اور ہمیں بخش دے، تو ہر چیز پر قادر ہے۔

يَٰٓأَيُّهَا ٱلنَّبِىُّ جَٰهِدِ ٱلْكُفَّارَ وَٱلْمُنَٰفِقِينَ وَٱغْلُظْ عَلَيْهِمْ ۚ وَمَأْوَىٰهُمْ جَهَنَّمُ ۖ وَبِئْسَ ٱلْمَصِيرُ ﴿٩﴾

۹ اے نبی! کافروں اور منافقوں سے جہاد کرو اور ان پر سختی کرو۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے۔ اور وہ بہت بُری جگہ ہے پہنچنے کی۔

ضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ كَفَرُوا۟ ٱمْرَأَتَ نُوحٍ وَٱمْرَأَتَ لُوطٍ ۖ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَيْنِ مِنْ عِبَادِنَا صَٰلِحَيْنِ فَخَانَتَاهُمَا فَلَمْ يُغْنِيَا عَنْهُمَا مِنَ ٱللَّهِ شَيْـًٔا وَقِيلَ ٱدْخُلَا ٱلنَّارَ مَعَ ٱلدَّٰخِلِينَ ﴿١٠﴾

۱۰ اللہ کافروں کے لئے مثال بیان کرتا ہے نوح اور لوط کی بیویوں کی۔ دونوں ہمارے صالح بندوں کی زوجیت میں تھیں، مگر انہوں نے ان کے ساتھ بے وفائی کی تو وہ اللہ کے مقابلہ میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکے۔ اور دونوں عورتوں سے کہہ دیا گیا کہ تم بھی آگ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

وَضَرَبَ ٱللَّهُ مَثَلًا لِّلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ ٱمْرَأَتَ فِرْعَوْنَ إِذْ قَالَتْ رَبِّ ٱبْنِ لِى عِندَكَ بَيْتًا فِى ٱلْجَنَّةِ وَنَجِّنِى مِن فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهِۦ وَنَجِّنِى مِنَ ٱلْقَوْمِ ٱلظَّٰلِمِينَ ﴿١١﴾

۱۱ اور ایمان والوں کے لئے اللہ فرعون کی بیوی کی مثال پیش کرتا ہے۔ جب کہ اس نے دعا کی اے میرے رب! میرے لئے اپنے پاس جنت میں ایک گھر بنا اور فرعون اور اس کے عمل سے مجھے نجات دے اور نجات دے مجھے ظالم قوم سے۔

وَمَرْيَمَ ٱبْنَتَ عِمْرَٰنَ ٱلَّتِىٓ أَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيهِ مِن رُّوحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمَٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهِۦ وَكَانَتْ مِنَ ٱلْقَٰنِتِينَ ﴿١٢﴾

۱۲ اور مریم بنت عمران کی مثال پیش کرتا ہے جس نے اپنی عصمت کی حفاظت کی پھر ہم نے اس میں اپنی روح پھونکی۔ اس نے اپنے رب کے کلمات اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ اطاعت گزار لوگوں میں سے تھی۔

۶۷۔ المُلک

نام سورہ کے آغاز ہی میں اللہ کی بادشاہی (مُلک) کا ذکر ہوا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ''المُلک'' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ شروع دور میں، جبکہ مخالفت کا آغاز ہوا تھا نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون خدا اور آخرت سے غافل انسانوں کو چونکا دینا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۵ میں موت وحیات کا مقصد بیان کرتے ہوئے آسمان وزمین کی تخلیق اور اس کے نظام پر غور وفکر کی دعوت دی گئی ہے، جس سے کائنات کے خالق کی معرفت بھی حاصل ہوتی ہے اور اس بات کی بھی تائید ہوتی ہے کہ انسان کی یہ زندگی، ایک امتحانی زندگی ہے۔

آیت ۶ تا ۱۱ میں قرآن کی پیش کردہ حقیقتوں کا انکار کرنے والوں کا اخروی انجام بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۱۲ تا ۱۴ میں ان لوگوں کا حسنِ انجام بیان کیا گیا ہے جو اپنے رب سے ڈرتے رہتے ہیں۔اور واضح کیا گیا ہے کہ اللہ انسان کی ہر کھلی اور چھپی بات کو جانتا ہے۔اور اس سے کوئی بات اور کوئی عمل خواہ کتنا ہی چھوٹا کیوں نہ ہو چھپا نہیں رہ سکتا۔

آیت ۱۵ سے اخیر سورہ تک انسان کو غور وفکر کی دعوت دیتے ہوئے اسے غفلت سے چونکانے کا سامان کیا گیا ہے۔اگر انسان آنکھیں کھول کر اس کائنات کا مشاہدہ کرے گا تو قرآن کے پیش کردہ حقائق کی صداقت اس پر روشن ہوگی۔اور وہ اپنے مقصدِ زندگی سے آشنا ہو جائے گا۔

سُوْرَةُ الْمُلْكِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تَبٰرَكَ الَّذِيْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ ۡ وَهُوَ عَلٰى
كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرُ ۙ ﴿١﴾
الَّذِيْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَيٰوةَ لِيَبْلُوَكُمْ اَيُّكُمْ اَحْسَنُ
عَمَلًا ۭ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفُوْرُ ۙ ﴿٢﴾
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۭ مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ
مِنْ تَفٰوُتٍ ۭ فَارْجِعِ الْبَصَرَ ۙ هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ﴿٣﴾
ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا
وَّهُوَ حَسِيْرٌ ﴿٤﴾
وَلَقَدْ زَيَّنَّا السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا
رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ﴿٥﴾
وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ﴿٦﴾
اِذَآ اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۙ ﴿٧﴾
تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ خَزَنَتُهَآ
اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ﴿٨﴾
قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَاۗءَنَا نَذِيْرٌ ڏ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ
شَيْءٍ ښ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ﴿٩﴾

٦٧۔ سُوْرَۃُ الْمُلْکِ

آیات: ٣٠

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

١ بڑا بابرکت ہے وہ، جس کے ہاتھ میں بادشاہی ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

٢ جس نے موت اور زندگی کو پیدا کیا تاکہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون بہتر عمل کرنے والا ہے۔ وہ غالب بھی ہے اور مغفرت فرمانے والا بھی۔

٣ جس نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے۔ تم رحمٰن کی تخلیق میں کوئی خلل نہ پاؤ گے۔ پھر نگاہ دوڑاؤ کہیں تمہیں نقص نظر آتا ہے؟

٤ پھر بار بار نگاہ دوڑاؤ، تمہاری نگاہ تھک کر، ناکام واپس آئے گی۔

٥ ہم نے آسمانِ دنیا کو چراغوں سے سجایا ہے اور ان کو شیاطین پر مار کا ذریعہ بنایا ہے۔ اور ان کے لئے بھڑکتی آگ کا عذاب بھی تیار کر رکھا ہے۔

٦ جن لوگوں نے اپنے رب سے کفر کیا۔ ان کے لئے جہنم کا عذاب ہے۔ اور وہ بہت بُرا ٹھکانا ہے۔

٧ جب وہ اس میں پھینکے جائیں گے تو اس کے دھاڑنے کی آواز سنیں گے اور وہ جوش مارتی ہوگی۔

٨ شدتِ غضب سے پھٹی جاتی ہوگی۔ ہر بار جب کوئی گروہ اس میں ڈالا جائے گا اس کے محافظ ان سے پوچھیں گے کیا تمہارے پاس کوئی خبردار کرنے والا نہیں آیا تھا؟

٩ وہ جواب دیں گے ہاں خبردار کرنے والا ہمارے پاس آیا تھا۔ لیکن ہم نے اسے جھٹلا دیا اور کہا اللہ نے کچھ بھی نازل نہیں کیا ہے۔ تم لوگ بڑی گمراہی میں پڑے ہوئے ہو۔

وَقَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١٠﴾

١٠ اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو ہم دوزخ والوں میں شامل نہ ہوتے۔

فَاعْتَرَفُوا بِذَنبِهِمْ فَسُحْقًا لِّأَصْحَابِ السَّعِيرِ ﴿١١﴾

١١ اس طرح وہ اپنے گناہ کا اعتراف کریں گے، تو لعنت ہے دوزخیوں پر۔

إِنَّ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ كَبِيرٌ ﴿١٢﴾

١٢ جو لوگ بے دیکھے اپنے رب سے ڈرتے ہیں ان کے لئے مغفرت اور بڑا اجر ہے۔

وَأَسِرُّوا قَوْلَكُمْ أَوِ اجْهَرُوا بِهِ إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ ﴿١٣﴾

١٣ تم اپنی بات کو چھپاؤ یا ظاہر کرو۔ وہ تو دلوں کے راز بھی جانتا ہے۔

أَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ﴿١٤﴾

١٤ کیا وہ نہ جانے گا جس نے پیدا کیا ہے؟ وہ بڑا باریک بیں۔ اور خبر رکھنے والا ہے۔

هُوَ الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الْأَرْضَ ذَلُولًا فَامْشُوا فِي مَنَاكِبِهَا وَكُلُوا مِن رِّزْقِهِ وَإِلَيْهِ النُّشُورُ ﴿١٥﴾

١٥ وہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو تابع بنایا۔ چلو اس کے کندھوں پر، اور کھاؤ اللہ کے رزق میں سے۔ اسی کے حضور اٹھ کھڑے ہونا ہے۔

أَأَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يَخْسِفَ بِكُمُ الْأَرْضَ فَإِذَا هِيَ تَمُورُ ﴿١٦﴾

١٦ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے، بے خوف ہو گئے ہو کہ تمہیں زمین میں دھنسا دے اور وہ یکا یک ہلنے لگے۔

أَمْ أَمِنتُم مَّن فِي السَّمَاءِ أَن يُرْسِلَ عَلَيْكُمْ حَاصِبًا فَسَتَعْلَمُونَ كَيْفَ نَذِيرِ ﴿١٧﴾

١٧ کیا تم اس سے جو آسمان میں ہے بے خوف ہو گئے ہو کہ تم پر پتھراؤ کرنے والی ہوا بھیج دے؟ پھر تمہیں معلوم ہو جائے کہ میری تنبیہ کیسی ہوتی ہے۔

وَلَقَدْ كَذَّبَ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ فَكَيْفَ كَانَ نَكِيرِ ﴿١٨﴾

١٨ ان سے پہلے گزرے ہوئے لوگ بھی جھٹلا چکے ہیں، تو دیکھ لو کیسا رہا میرا عذاب۔

أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ وَيَقْبِضْنَ مَا يُمْسِكُهُنَّ إِلَّا الرَّحْمَٰنُ إِنَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ بَصِيرٌ ﴿١٩﴾

١٩ کیا انہوں نے اپنے اوپر پرندوں کو پَر پھیلائے اور ان کو سمیٹتے ہوئے نہیں دیکھا؟ رحمٰن کے سوا کوئی نہیں جو ان کو تھام لیتا ہو۔ وہی ہر چیز کا نگراں ہے۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي هُوَ جُندٌ لَّكُمْ يَنصُرُكُم مِّن دُونِ الرَّحْمَٰنِ إِنِ الْكَافِرُونَ إِلَّا فِي غُرُورٍ ﴿٢٠﴾

٢٠ بتاؤ، تمہارے پاس وہ کونسا لشکر ہے جو رحمٰن کے مقابلہ میں تمہاری مدد کر سکے گا؟ یہ کافر دھوکے میں پڑے ہوئے ہیں۔

أَمَّنْ هَٰذَا الَّذِي يَرْزُقُكُمْ إِنْ أَمْسَكَ رِزْقَهُ بَل لَّجُّوا فِي عُتُوٍّ وَنُفُورٍ ﴿٢١﴾

٢١ بتاؤ وہ کون ہے جو تمہیں رزق دے اگر وہ اپنا رزق روک لے؟ درحقیقت یہ لوگ سرکشی اور (حق سے) بیزاری پر اڑ گئے ہیں۔

أَفَمَنْ يَمْشِي مُكِبًّا عَلَىٰ وَجْهِهِ أَهْدَىٰ أَمَّنْ
يَمْشِي سَوِيًّا عَلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ ﴿٢٢﴾

٢٢ کیا یہ شخص جو اوندھے منہ چل رہا ہو، راہ پانے والا ہے یا وہ جو ایک سیدھی راہ پر سیدھا چل رہا ہے؟

قُلْ هُوَ الَّذِي أَنْشَأَكُمْ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ
وَالْأَفْئِدَةَ ۖ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٢٣﴾

٢٣ کہو، وہی ہے جس نے تم کو پیدا کیا اور تمہارے لئے کان، آنکھیں اور دل بنائے۔ (مگر) تم کم ہی شکر ادا کرتے ہو۔

قُلْ هُوَ الَّذِي ذَرَأَكُمْ فِي الْأَرْضِ وَإِلَيْهِ تُحْشَرُونَ ﴿٢٤﴾

٢٤ کہو، وہی ہے جس نے تم کو زمین میں پھیلایا ہے اور اسی کی طرف تم اکٹھے کئے جاؤ گے۔

وَيَقُولُونَ مَتَىٰ هَٰذَا الْوَعْدُ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ﴿٢٥﴾

٢٥ یہ لوگ کہتے ہیں کہ اگر تم سچے ہو تو بتاؤ یہ وعدہ کب پورا ہوگا؟

قُلْ إِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللَّهِ وَإِنَّمَا أَنَا نَذِيرٌ مُبِينٌ ﴿٢٦﴾

٢٦ کہو، اس کا علم تو اللہ ہی کے پاس ہے۔ میں تو بس کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔

فَلَمَّا رَأَوْهُ زُلْفَةً سِيئَتْ وُجُوهُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَقِيلَ
هَٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهِ تَدَّعُونَ ﴿٢٧﴾

٢٧ جب وہ اس کو قریب دیکھ لیں گے تو ان لوگوں کے چہرے بگڑ جائیں گے، جنہوں نے انکار کیا ہے۔ اور ان سے کہا جائے گا یہی ہے وہ چیز جو تم طلب کر رہے تھے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَهْلَكَنِيَ اللَّهُ وَمَنْ مَعِيَ أَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ
يُجِيرُ الْكَافِرِينَ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ ﴿٢٨﴾

٢٨ کہو، تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر اللہ مجھے اور میرے ساتھیوں کو ہلاک کردے یا ہم پر رحم کرے تو کافروں کو دردناک عذاب سے کون پناہ دے گا؟

قُلْ هُوَ الرَّحْمَٰنُ آمَنَّا بِهِ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ۖ فَسَتَعْلَمُونَ
مَنْ هُوَ فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ ﴿٢٩﴾

٢٩ کہو، وہ رحمٰن ہے جس پر ہم ایمان لائے ہیں اور اسی پر ہم نے بھروسہ کیا ہے۔ تمہیں عنقریب معلوم ہو جائے گا کہ کھلی گمراہی میں کون ہے۔

قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ
يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ ﴿٣٠﴾

٣٠ کہو تم نے یہ بھی سوچا کہ اگر تمہارا پانی نیچے اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لئے بہتا ہوا پانی لے آئے؟

٦٨ ۔ القلم

نام آغاز میں قلم کا ذکر ہوا ہے اس مناسبت سے اس سورہ کا نام 'القلم' ہے

زمانۂ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ اس وقت نازل ہوئی، جب کہ قریش نے نبی ﷺ کو وحی اور رسالت کے دعوے کی بنا پر دیوانہ قرار دیا۔

مرکزی مضمون جو لوگ وحی و رسالت کی ناقدری کرتے ہیں اور رسول کو دیوانہ قرار دیتے ہیں، انہیں ان کے دنیوی اور اخروی انجام سے خبردار کر دینا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ١٦ میں نبی ﷺ کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ آپ کس پایہ کی شخصیت ہیں۔ اور وہ لوگ جو آپ کی مخالفت میں پیش پیش ہیں اور آپ کو دیوانہ قرار دے رہے ہیں کس قماش کے لوگ ہیں اور کیسی گراوٹ میں مبتلا ہیں۔

آیت ١٧ تا ٣٣ میں ایک باغ والوں کی مثال عبرت کے لئے پیش کی گئی ہے، جنھوں نے اللہ کی ناشکری کی۔ جس کے نتیجہ میں وہ باغ کی نعمت سے محروم ہو کر رہ گئے۔

آیت ٣۴ تا ٣٦ میں تقویٰ اختیار کرنے والوں کو جنت کی خوشخبری دی گئی ہے۔ اور اس بات کی نامعقولیت کو واضح کیا گیا ہے کہ منکرینِ آخرت کی نظر میں مسلم اور مجرم سب برابر ہیں۔

آیت ٣٧ تا ۴١ میں منکرین کے موقف کا غلط ہونا واضح کیا گیا ہے۔

آیت ۴٢ اور ۴٣ میں انکار کرنے والوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ آج انہیں اللہ کو سجدہ کرنے کے لئے کہا جاتا ہے تو وہ انکار کرتے ہیں۔ لیکن ایک دن آنے والا ہے جب لوگوں کو سجدہ کرنے کے لئے بلایا جائے گا تو یہ لوگ سجدہ نہ کر سکیں گے اور ان پر ذلت طاری ہوگی۔

آیت ۴۴ تا ۴٧ میں اللہ کی تدبیر سے انہیں آگاہ کرتے ہوئے ان کی نامعقولیت ان پر واضح کی گئی ہے۔

آیت ۴٨ تا ۵٠ میں نبی ﷺ کو کفار کی مخالفت پر صبر کرنے کی تلقین ہے۔

آیت ۵١ اور ۵٢ سورہ کی اختتامی آیتیں ہیں، جن میں نبی ﷺ کے بارے میں واضح کیا گیا ہے کہ آپ جو کلام پیش کر رہے ہیں وہ دیوانگی نہیں ہے۔ بلکہ وہ کلامِ الٰہی ہے جو تمام انسانوں کے لئے سرتاسر نصیحت ہے۔

سُوْرَةُ الْقَلَمِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿١﴾

مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿٢﴾

وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿٣﴾

وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾

فَسَتُبْصِرُ وَيُبْصِرُوْنَ ﴿۵﴾

بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ﴿٦﴾

اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۖ

وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿٧﴾

فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِيْنَ ﴿٨﴾

وَدُّوْا لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴿٩﴾

وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِيْنٍ ﴿١٠﴾

هَمَّازٍ مَّشَّآءٍۢ بِنَمِيْمٍ ﴿١١﴾

مَّنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ اَثِيْمٍ ﴿١٢﴾

عُتُلٍّ بَعْدَ ذٰلِكَ زَنِيْمٍ ﴿١٣﴾

اَنْ كَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِيْنَ ﴿١۴﴾

اِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِ اٰيٰتُنَا قَالَ اَسَاطِيْرُ الْاَوَّلِيْنَ ﴿١۵﴾

سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ﴿١٦﴾

٦٨۔ سُوْرَةُ الْقَلَمِ

آیات:۵٢

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

١ نون۔ قسم ہے قلم کی اور اس چیز کی جسے وہ لکھتے ہیں۔

٢ تم اپنے رب کے فضل سے دیوانے نہیں ہو۔

٣ اور تمہارے لئے یقیناً ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔

۴ اور بے شک تم عظیم اخلاق کے مرتبہ پر ہو۔

۵ تو عنقریب تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے۔

٦ کہ تم میں سے کون جنون میں مبتلا ہے۔

٧ تمہارا رب خوب جانتا ہے کہ کون اس کی راہ سے بھٹکا ہوا ہے۔
اور وہ ان لوگوں کو بھی خوب جانتا ہے، جنہوں نے ہدایت پائی ہے۔

٨ لہٰذا تم ان جھٹلانے والوں کی بات نہ مانو۔

٩ یہ تو چاہتے ہیں کہ تم نرم پڑو، تو یہ بھی نرم پڑیں گے۔

١٠ تم ایسے شخص کی بات نہ مانو جو بہت قسمیں کھانے والا اور ذلیل ہے۔

١١ طعنہ زنی کرنے والا، چغل خور،

١٢ خیر سے روکنے والا، زیادتی کرنے والا، گناہوں میں ملوث،

١٣ درشت خو اور پھر بدنام ہے،

١۴ (اس کا گھمنڈ) اس بنا پر ہے کہ وہ مال اور اولاد والا ہے۔

١۵ جب ہماری آیتیں اس کو سنائی جاتی ہیں، تو کہتا ہے یہ تو اگلے لوگوں کے افسانے ہیں۔

١٦ عنقریب ہم اس کی سونڈ پر داغ لگائیں گے۔

إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾

۱۷ ہم نے ان کو اسی طرح آزمائش میں ڈالا ہے، جس طرح باغ والوں کو آزمائش میں ڈالا تھا۔ جب انہوں نے قسم کھائی کہ صبح سویرے ضرور اس کے پھل توڑیں گے،

وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾

۱۸ اور استثناء نہیں کر رہے تھے۔

فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾

۱۹ وہ ابھی سوتے ہی پڑے تھے کہ تمہارے رب کی طرف سے ایک گردش آئی۔

فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾

۲۰ اور وہ کٹی ہوئی کھیتی کی طرح ہو کر رہ گیا،

فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾

۲۱ صبح انہوں نے ایک دوسرے کو پکارا،

أَنِ اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾

۲۲ کہ اگر پھل توڑنے ہیں تو سویرے اپنی کھیتی پر پہنچ جاؤ۔

فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾

۲۳ چنانچہ وہ نکل گئے اور چپکے چپکے کہتے جارہے تھے،

أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾

۲۴ کہ آج کوئی مسکین اس میں تمہارے پاس داخل نہ ہونے پائے،

وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾

۲۵ وہ صبح سویرے پختہ ارادے کے ساتھ نکلے کہ وہ ایسا کرسکیں گے۔

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾

۲۶ مگر جب اس (باغ) کو دیکھا تو کہنے لگے ہم راستہ بھول گئے،

بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾

۲۷ بلکہ ہم محروم ہو کر رہ گئے۔

قَالَ أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾

۲۸ ان میں جو شخص بہتر تھا اس نے کہا میں نے تم سے کہا نہ تھا کہ تم تسبیح کیوں نہیں کرتے؟

قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا ظَالِمِينَ ﴿٢٩﴾

۲۹ وہ پکار اٹھے پاک ہے ہمارا رب۔ ہم ہی قصوروار تھے۔

فَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَلَاوَمُونَ ﴿٣٠﴾

۳۰ پھر وہ ایک دوسرے کو ملامت کرنے لگے۔

قَالُوا يَا وَيْلَنَا إِنَّا كُنَّا طَاغِينَ ﴿٣١﴾

۳۱ انہوں نے کہا افسوس ہم پر! ہم ہی سرکش ہو گئے تھے۔

عَسَىٰ رَبُّنَا أَن يُبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَا إِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا رَاغِبُونَ ﴿٣٢﴾

۳۲ امید ہے کہ ہمارا رب اس کے بدلہ میں ہمیں اس سے بہتر باغ عطا فرمائے گا۔ ہم اپنے رب کی طرف رجوع کرتے ہیں۔

كَذَٰلِكَ الْعَذَابُ وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَكْبَرُ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ ﴿٣٣﴾

۳۳ اس طرح ہوتا ہے عذاب۔ اور آخرت کا عذاب تو اس سے کہیں بڑا ہے۔ کاش یہ لوگ جانتے!

إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ عِندَ رَبِّهِمْ جَنَّٰتِ ٱلنَّعِيمِ ﴿٣٤﴾

۳۴ یقیناً متقیوں کے لئے ان کے رب کے پاس نعمت بھری جنتیں ہیں۔

أَفَنَجْعَلُ ٱلْمُسْلِمِينَ كَٱلْمُجْرِمِينَ ﴿٣٥﴾

۳۵ کیا ہم فرمانبرداروں کو مجرموں جیسا کریں گے؟

مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُونَ ﴿٣٦﴾

۳۶ تم لوگوں کو کیا ہوا ہے کیسا فیصلہ کرتے ہو!

أَمْ لَكُمْ كِتَٰبٌ فِيهِ تَدْرُسُونَ ﴿٣٧﴾

۳۷ کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے جس میں تم پڑھتے ہو،

إِنَّ لَكُمْ فِيهِ لَمَا تَخَيَّرُونَ ﴿٣٨﴾

۳۸ کہ تمہارے لئے وہی کچھ ہے جو تم پسند کرو گے؟

أَمْ لَكُمْ أَيْمَٰنٌ عَلَيْنَا بَٰلِغَةٌ إِلَىٰ يَوْمِ ٱلْقِيَٰمَةِ إِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُونَ ﴿٣٩﴾

۳۹ یا تمہارے ساتھ ہمارے عہد و پیماں ہیں قیامت تک باقی رہنے والے کہ تمہارے لئے وہی کچھ ہے جس کا تم فیصلہ کرو گے؟

سَلْهُمْ أَيُّهُم بِذَٰلِكَ زَعِيمٌ ﴿٤٠﴾

۴۰ ان سے پوچھو، ان میں سے کون اس کا ضامن ہے؟

أَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ فَلْيَأْتُوا۟ بِشُرَكَآئِهِمْ إِن كَانُوا۟ صَٰدِقِينَ ﴿٤١﴾

۴۱ یا ان کے کچھ شریک ہیں، تو لائیں اپنے شریکوں کو اگر وہ سچے ہیں۔

يَوْمَ يُكْشَفُ عَن سَاقٍ وَيُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ فَلَا يَسْتَطِيعُونَ ﴿٤٢﴾

۴۲ جس دن سخت مصیبت آ پڑے گی۔ اور ان لوگوں کو سجدے کے لئے بلایا جائے گا، تو یہ سجدہ نہ کر سکیں گے،

خَٰشِعَةً أَبْصَٰرُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ وَقَدْ كَانُوا۟ يُدْعَوْنَ إِلَى ٱلسُّجُودِ وَهُمْ سَٰلِمُونَ ﴿٤٣﴾

۴۳ ان کی نگاہیں نیچی ہوں گی، ذلت ان پر طاری ہوگی۔ سجدے کے لئے ان کو اس وقت بلایا جاتا تھا جب وہ صحیح سالم تھے۔ (مگر اس وقت وہ انکار کرتے رہے)

فَذَرْنِى وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا ٱلْحَدِيثِ سَنَسْتَدْرِجُهُم مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿٤٤﴾

۴۴ تو (اے نبی!) چھوڑ دو مجھے اور ان کو جو اس کلام کو جھٹلاتے ہیں۔ ہم ان کو اس طرح بتدریج (بُرے انجام کو) پہنچائیں گے کہ انہیں خبر بھی نہ ہوگی۔

وَأُمْلِى لَهُمْ إِنَّ كَيْدِى مَتِينٌ ﴿٤٥﴾

۴۵ میں ان کو ڈھیل دے رہا ہوں۔ میری تدبیر نہایت مضبوط ہوتی ہے۔

أَمْ تَسْـَٔلُهُمْ أَجْرًا فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ﴿٤٦﴾

۴۶ کیا تم ان سے کوئی معاوضہ طلب کر رہے ہو کہ یہ اس کے تاوان سے دبے جا رہے ہوں؟

أَمْ عِندَهُمُ ٱلْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ﴿٤٧﴾

۴۷ یا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے یہ لکھ رہے ہوں؟

فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ
إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ﴿٤٨﴾

٤٨ پس (اے نبی!) اپنے رب کے فیصلہ تک صبر کرو اور مچھلی والے کی طرح نہ ہو جاؤ۔ جب اس نے (اپنے رب کو) پکارا اور وہ غم سے گھٹا ہوا تھا۔

لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ
وَهُوَ مَذْمُومٌ ﴿٤٩﴾

٤٩ اگر اس کے رب کا فضل اس کو نہ پہنچتا تو وہ مذموم حالت میں چٹیل میدان ہی میں ڈال دیا جاتا۔

فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ﴿٥٠﴾

٥٠ پھر اس کے رب نے اسے برگزیدہ بنایا، اور اسے صالحین میں شامل کیا۔

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ
وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾

٥١ جب یہ کافر، ذکر (یاد دہانی) کو سنتے ہیں تو اس طرح تمہیں دیکھتے ہیں، گویا اپنی نگاہوں سے تمہیں پھسلا دیں گے۔ اور کہتے ہیں کہ یہ ضرور دیوانہ ہے۔

وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾

٥٢ حالانکہ یہ (قرآن) دنیا والوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔

۶۹۔ الحاقّۃ

نام سورہ کا آغاز 'الحاقۃ' (سچ ہوکر رہنے والی گھڑی) کے ذکر سے ہوا ہے۔اس مناسبت سے اسی لفظ کو اس کا نام قرار دیا گیا ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور ابتدائی دور کی تنزیل ہے۔

مرکزی مضمون قیامت کا ہول اور عذاب کا خوف پیدا کرنا ہے، تاکہ لوگ ہوش میں آئیں اور جزاو سزا پر یقین کرنے لگیں۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۳ تمہیدی آیات ہیں جن میں قیامت کے امرِ یقینی ہونے، اور لازماً وقوع میں آنے کی خبر دی گئی ہے۔

آیت ۴ تا ۱۲ میں ان قوموں کے عذاب سے عبرت دلائی گئی ہے، جنھوں نے قیامت کا انکار کیا تھا اور رسولوں کو جھٹلایا تھا۔

آیت ۱۳ تا ۱۸ میں قیامت کی ہولناکی کی تصویر پیش کی گئی ہے۔

آیت ۱۹ تا ۳۷ میں خداشناس اور ناخداشناس، نیک عمل اور بدعمل لوگوں کا الگ الگ انجام بیان ہوا ہے۔

آیت ۳۸ تا ۵۱ میں کافروں سے خطاب کرکے ان پر قرآن اور رسول کی صداقت واضح کی گئی ہے۔

آیت ۵۲ سورہ کی اختتامی آیت ہے جس میں نبی ﷺ کو اپنے رب کی تسبیح کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَآقَّةُ ۝١
مَا الْحَآقَّةُ ۝٢
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحَآقَّةُ ۝٣
كَذَّبَتْ ثَمُوْدُ وَعَادٌۢ بِالْقَارِعَةِ ۝٤
فَاَمَّا ثَمُوْدُ فَاُهْلِكُوْا بِالطَّاغِيَةِ ۝٥
وَاَمَّا عَادٌ فَاُهْلِكُوْا بِرِيْحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝٦
سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ ۙ حُسُوْمًا
فَتَرَى الْقَوْمَ فِيْهَا صَرْعٰى ۙ كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ۝٧
فَهَلْ تَرٰى لَهُمْ مِّنْۢ بَاقِيَةٍ ۝٨
وَجَآءَ فِرْعَوْنُ وَمَنْ قَبْلَهٗ وَالْمُؤْتَفِكٰتُ بِالْخَاطِئَةِ ۝٩
فَعَصَوْا رَسُوْلَ رَبِّهِمْ فَاَخَذَهُمْ اَخْذَةً رَّابِيَةً ۝١٠
اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝١١
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً وَّتَعِيَهَآ اُذُنٌ وَّاعِيَةٌ ۝١٢
فَاِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝١٣
وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۝١٤

٦٩ ۔ سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ

آیات: ٥٢

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

١ سچ ہو کر رہنے والی !

٢ کیا ہے وہ سچ ہو کر رہنے والی؟

٣ اور تم کیا جانو کہ کیا ہے وہ سچ ہو کر رہنے والی!

٤ ثمود اور عاد نے اس کھڑکھڑانے والی آفت کو جھٹلایا۔

٥ تو ثمود ایک زبردست چنگھاڑ سے ہلاک کر دیئے گئے۔

٦ اور عاد شدید بادِ صرصر سے ہلاک کر دیئے گئے۔

٧ اللہ نے اس کو سات راتیں اور آٹھ دن ان کو کاٹ پھینکنے کے لئے مسلط رکھا۔ تم ان کو دیکھتے کہ اس طرح ڈھیر ہو گئے ہیں گویا کہ گری ہوئی کھجوروں کے تنے۔

٨ کیا ان میں سے کسی کو تم باقی بچا ہوا دیکھتے ہو؟

٩ اور فرعون اور اس سے پہلے کے لوگوں، اور الٹی ہوئی بستیوں نے بڑے جرم کا ارتکاب کیا۔

١٠ انہوں نے اپنے رب کے رسول کی نافرمانی کی۔ تو اس نے ان کو سخت گرفت میں لیا۔

١١ ہم نے تم کو، جب پانی کا طوفان حد سے گزر گیا، کشتی میں سوار کر دیا،

١٢ تا کہ اس واقعہ کو تمہارے لئے سبق آموز بنا دیں۔ اور یاد رکھنے والے کان اسے یاد رکھیں۔

١٣ پھر جب صور میں ایک پھونک ماری جائے گی،

١٤ اور زمین اور پہاڑوں کو اٹھا کر، یک بارگی ریزہ ریزہ کر دیا جائے گا،

فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ﴿١٥﴾

١٥ اس دن واقع ہونے والی واقع ہو جائے گی،

وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ﴿١٦﴾

١٦ اور آسمان پھٹ جائے گا اور اس دن وہ نہایت کمزور ہوگا،

وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۚ وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ﴿١٧﴾

١٧ فرشتے اس کے کناروں پر ہوں گے۔ اور تمہارے رب کے عرش کو اس روز، آٹھ فرشتے اپنے اوپر اٹھائے ہوئے ہوں گے۔

يَوْمَئِذٍ تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ﴿١٨﴾

١٨ اس دن تم لوگ پیش کئے جاؤ گے۔ تمہاری کوئی بات بھی چھپی نہ رہے گی۔

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴿١٩﴾

١٩ تو جس کا نامۂ اعمال اس کے داہنے ہاتھ میں دیا جائے گا، وہ کہے گا لو پڑھو میرا نامۂ اعمال۔

اِنِّىْ ظَنَنْتُ اَنِّىْ مُلٰقٍ حِسَابِيَهْ ﴿٢٠﴾

٢٠ میں سمجھتا تھا کہ مجھے ضرور اپنے حساب سے دوچار ہونا ہے۔

فَهُوَ فِىْ عِيْشَةٍ رَّاضِيَةٍ ﴿٢١﴾

٢١ پس وہ پسندیدہ عیش میں ہوگا،

فِىْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ﴿٢٢﴾

٢٢ بلند مقام جنت میں،

قُطُوْفُهَا دَانِيَةٌ ﴿٢٣﴾

٢٣ جس کے پھلوں کے گچھے جھکے ہوئے ہوں گے۔

كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِيْٓـئًا ۢ بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِى الْاَيَّامِ الْخَالِيَةِ ﴿٢٤﴾

٢٤ کھاؤ اور پیو مزے سے۔ اپنے اعمال کے بدلہ میں جو تم نے گزرے ہوئے دنوں میں کئے۔

وَاَمَّا مَنْ اُوْتِىَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِىْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِيَهْ ﴿٢٥﴾

٢٥ اور جس کا نامۂ اعمال اس کے بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا۔ وہ کہے گا کاش! میرا نامۂ اعمال مجھے دیا ہی نہ جاتا۔

وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِيَهْ ﴿٢٦﴾

٢٦ اور میں نہ جانتا کہ میرا حساب کیا ہے۔

يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ﴿٢٧﴾

٢٧ کاش! میری وہی موت فیصلہ کن ہوتی۔

مَآ اَغْنٰى عَنِّىْ مَالِيَهْ ﴿٢٨﴾

٢٨ میرا مال میرے کام نہ آیا۔

هَلَكَ عَنِّىْ سُلْطٰنِيَهْ ﴿٢٩﴾

٢٩ میرا اقتدار (زور۔ حاکمانہ قوت) ختم ہوگیا۔

خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ﴿٣٠﴾

٣٠ اس کو پکڑو اور اس کی گردن میں طوق ڈال دو،

ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ﴿٣١﴾

٣١ پھر اس کو جہنم میں جھونک دو،

ثُمَّ فِىْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿٣٢﴾

٣٢ پھر اس کو ایک زنجیر میں جو ستر ہاتھ لمبی ہے جکڑ دو۔

اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ﴿٣٣﴾

٣٣ یہ عظمت والے اللہ پر ایمان نہ لاتا تھا،

وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ﴿٣٤﴾

٣٤ اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلانے کی ترغیب دیتا تھا۔

فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيْمٌ ﴿٣٥﴾

٣٥ تو آج اس کا یہاں کوئی دوست نہیں ہے،

وَّلَا طَعَامٌ اِلَّا مِنْ غِسْلِيْنٍ ﴿٣٦﴾

٣٦ اور نہ پیپ کے سوا اس کے لئے کوئی کھانا ہے،

لَّا يَاْكُلُهٗٓ اِلَّا الْخٰطِئُوْنَ ﴿٣٧﴾

٣٧ جس کو گنہگار ہی کھائیں گے۔

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٨﴾

٣٨ نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں ان چیزوں کی جن کو تم دیکھتے ہو،

وَمَا لَا تُبْصِرُوْنَ ﴿٣٩﴾

٣٩ اور ان چیزوں کی بھی جن کو تم نہیں دیکھتے،

اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ﴿٤٠﴾

٤٠ کہ یہ ایک باعزت رسول کا قول ہے۔

وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ﴿٤١﴾

٤١ کسی شاعر کا قول نہیں۔ تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو،

وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۭ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴿٤٢﴾

٤٢ اور نہ یہ کسی کاہن کا قول ہے۔ تم لوگ کم ہی سمجھتے ہو۔

تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴿٤٣﴾

٤٣ یہ رب العالمین کی طرف سے نازل ہوا ہے۔

وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ﴿٤٤﴾

٤٤ اور اگر اس (پیغمبر) نے کوئی بات گھڑ کر ہماری طرف منسوب کی ہوتی،

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ﴿٤٥﴾

٤٥ تو ہم اس کا داہنا ہاتھ پکڑ لیتے،

ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ ﴿٤٦﴾

٤٦ پھر اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ﴿٤٧﴾

٤٧ پھر تم میں سے کوئی (ہمیں) اس کام سے روک نہ سکتا۔

وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿٤٨﴾

٤٨ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ متقیوں کیلئے ایک نصیحت ہے۔

وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ﴿٤٩﴾

٤٩ اور ہم جانتے ہیں کہ تم میں سے اس کو جھٹلانے والے بھی ہیں۔

وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ﴿٥٠﴾

٥٠ اور یہ کافروں کے لئے موجبِ حسرت ہوگا۔

وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ﴿٥١﴾

٥١ اور یہ بالکل یقینی حق ہے۔

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ﴿٥٢﴾

٥٢ تو تم اپنے ربِ عظیم کے نام کی تسبیح کرو۔

۷۰۔المعارج

نام آیت ۳ میں ذی المعارج (بلندیوں والے) کا ذکر ہوا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام ' المعارج' ہے۔

زمانہ نزول مکی ہے اور مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ ابتدائی دور کے اخیر میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون قیامت کے لئے جلدی مچانے والوں کو متنبہ کرنا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۷ میں قیامت کے عذاب کے لئے جلدی مچانے والوں کو خبردار کردیا گیا ہے کہ وہ عذاب آکر رہے گا۔اور ٹھیک اپنے وقت پر آئے گا۔

آیت ۸ تا ۱۸ میں قیامت کے احوال بیان کئے گئے ہیں کہ وہ کیسی سخت گھڑی ہوگی۔

آیت ۱۹ تا ۲۵ میں انسان کی عام کمزوری بیان کرتے ہوئے یہ واضح کیا گیا ہے کہ یہ کمزوری عبادت (نماز) کے ذریعہ ہی دور ہوتی ہے اور وہ اوصاف پیدا ہوتے ہیں، جو انسان کو جنت کا مستحق بناتے ہیں۔

آیت ۲۶ تا ۴۴ میں نبی ﷺ کا مذاق اڑانے والوں اور قرآن سنانے سے روکنے کے لئے آپ پر ٹوٹ پڑنے والوں کو سخت تنبیہ کی گئی ہے۔

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سَاَلَ سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ﴿۱﴾
لِّلْكٰفِرِيْنَ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ﴿۲﴾
مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ﴿۳﴾
تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ
خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ﴿۴﴾
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيْلًا ﴿۵﴾
اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۙ﴿۶﴾
وَّنَرٰىهُ قَرِيْبًا ؕ﴿۷﴾
يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۙ﴿۸﴾
وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۙ﴿۹﴾
وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيْمٌ حَمِيْمًا ۚۖ﴿۱۰﴾
يُّبَصَّرُوْنَهُمْ ؕ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِيْ مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍۢ
بِبَنِيْهِ ۙ﴿۱۱﴾
وَصَاحِبَتِهٖ وَاَخِيْهِ ۙ﴿۱۲﴾
وَفَصِيْلَتِهِ الَّتِيْ تُـْٔوِيْهِ ۙ﴿۱۳﴾
وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۙ ثُمَّ يُنْجِيْهِ ۙ﴿۱۴﴾
كَلَّا ؕ اِنَّهَا لَظٰى ۙ﴿۱۵﴾
نَزَّاعَةً لِّلشَّوٰى ۚۖ﴿۱۶﴾
تَدْعُوْا مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۙ﴿۱۷﴾
وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ﴿۱۸﴾

۷۰۔سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ

آیات: ۴۴

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ مانگنے والے نے مانگا وہ عذاب، جو واقع ہونے والا ہے،
۲ کافروں پر۔ کوئی اس کو دفع کرنے والا نہیں،
۳ وہ (عذاب) اللہ کی طرف سے ہوگا جو بلندیوں والا ہے۔
۴ فرشتے اور روح (جبریل) اس کی طرف چڑھ کر جاتے ہیں ایک ایسے دن میں، جس کی مقدار پچاس ہزار سال ہے۔
۵ تو صبر کرو صبر جمیل۔
۶ یہ لوگ اسے دور سمجھتے ہیں،
۷ اور ہم اسے قریب دیکھ رہے ہیں۔
۸ جس دن آسمان پگھلی ہوئی دھات کی طرح ہو جائے گا،
۹ اور پہاڑ (دھنکی ہوئی) اون کی طرح،
۱۰ اور کوئی دوست اپنے دوست کو نہ پوچھے گا۔
۱۱ حالانکہ وہ انہیں دکھائے جائیں گے۔ مجرم چاہے گا کہ اس دن کے عذاب سے چھٹکارا پانے کیلئے فدیے میں دے اپنے بیٹوں کو،
۱۲ اپنی بیوی اور اپنے بھائی کو،
۱۳ اور اپنے خاندان کو جو اسے پناہ دیتا تھا،
۱۴ اور روئے زمین کے سب لوگوں کو، اور اپنے آپ کو بچالے،
۱۵ ہرگز نہیں۔ وہ بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی،
۱۶ جو کھال کو ادھیڑ لے گی۔
۱۷ وہ اپنی طرف بلائے گی ہر اس شخص کو جس نے (حق سے) پیٹھ پھیری تھی اور منہ موڑا تھا،
۱۸ مال جمع کیا تھا اور سینت سینت کر رکھا تھا۔

إِنَّ الْإِنسَانَ خُلِقَ هَلُوعًا ﴿١٩﴾	١٩ انسان بے صبرا پیدا کیا گیا ہے،
إِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ جَزُوعًا ﴿٢٠﴾	٢٠ جب اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو گھبرا اٹھتا ہے۔
وَإِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوعًا ﴿٢١﴾	٢١ اور جب اسے آسائش حاصل ہوتی ہے تو بخیل بنتا ہے،
إِلَّا الْمُصَلِّينَ ﴿٢٢﴾	٢٢ مگر نمازی اس سے بچے ہوئے ہیں،
الَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ دَائِمُونَ ﴿٢٣﴾	٢٣ جو اپنی نماز کی پابندی کرتے ہیں۔
وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ﴿٢٤﴾	٢٤ جن کے مالوں میں ایک مقرر حق ہے۔
لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ﴿٢٥﴾	٢٥ سائل اور محروم کا۔
وَالَّذِينَ يُصَدِّقُونَ بِيَوْمِ الدِّينِ ﴿٢٦﴾	٢٦ جو روزِ جزا کو سچ مانتے ہیں۔
وَالَّذِينَ هُم مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِم مُّشْفِقُونَ ﴿٢٧﴾	٢٧ جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔
إِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُونٍ ﴿٢٨﴾	٢٨ کیونکہ ان کے رب کا عذاب بے خوف ہونے کی چیز نہیں۔
وَالَّذِينَ هُمْ لِفُرُوجِهِمْ حَافِظُونَ ﴿٢٩﴾	٢٩ اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں،
إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُومِينَ ﴿٣٠﴾	٣٠ بجز اپنی بیویوں اور اپنی مملوکہ عورتوں (لونڈیوں) کے، کہ اس بارے میں ان پر کوئی ملامت نہیں۔
فَمَنِ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْعَادُونَ ﴿٣١﴾	٣١ البتہ جو لوگ اس کے علاوہ کچھ اور چاہیں، تو وہ حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔
وَالَّذِينَ هُمْ لِأَمَانَاتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رَاعُونَ ﴿٣٢﴾	٣٢ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کا پاس رکھتے ہیں۔
وَالَّذِينَ هُم بِشَهَادَاتِهِمْ قَائِمُونَ ﴿٣٣﴾	٣٣ جو اپنی شہادتوں کو ادا کرتے ہیں۔
وَالَّذِينَ هُمْ عَلَىٰ صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُونَ ﴿٣٤﴾	٣٤ اور جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہیں،
أُولَٰئِكَ فِي جَنَّاتٍ مُّكْرَمُونَ ﴿٣٥﴾	٣٥ یہی لوگ جنتوں میں عزت کے ساتھ رہیں گے۔
فَمَالِ الَّذِينَ كَفَرُوا قِبَلَكَ مُهْطِعِينَ ﴿٣٦﴾	٣٦ تو (اے نبی!) ان کافروں کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ تمہاری طرف دوڑے چلے آ رہے ہیں،
عَنِ الْيَمِينِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِينَ ﴿٣٧﴾	٣٧ دائیں اور بائیں سے گروہ در گروہ۔
أَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ أَن يُدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيمٍ ﴿٣٨﴾	٣٨ کیا ان میں سے ہر شخص یہ توقع رکھتا ہے کہ وہ نعمت بھری جنت میں داخل کر دیا جائے گا؟
كَلَّا ۖ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّمَّا يَعْلَمُونَ ﴿٣٩﴾	٣٩ ہرگز نہیں۔ ہم نے ان کو پیدا کیا ہے اس چیز سے جسے وہ جانتے ہیں۔

فَلَآ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَالۡمَغٰرِبِ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَ ﴿۴۰﴾

۴۰ نہیں۔ میں قسم کھاتا ہوں مشرقوں اور مغربوں کے رب کی کہ ہم قادر ہیں،

عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡهُمۡ ۙ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾

۴۱ اس بات پر کہ ہم ان کی جگہ ان سے بہتر لوگ لے آئیں، اور ہم عاجز رہنے والے نہیں ہیں۔

فَذَرۡهُمۡ یَخُوۡضُوۡا وَیَلۡعَبُوۡا حَتّٰی یُلٰقُوۡا یَوۡمَهُمُ الَّذِیۡ یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۲﴾

۴۲ لہٰذا انہیں چھوڑ دو کہ یہ باتیں بناتے اور کھیلتے رہیں، یہاں تک کہ یہ اپنے اس دن سے دوچار ہوں، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے،

یَوۡمَ یَخۡرُجُوۡنَ مِنَ الۡاَجۡدَاثِ سِرَاعًا کَاَنَّهُمۡ اِلٰی نُصُبٍ یُّوۡفِضُوۡنَ ﴿۴۳﴾

۴۳ جس دن یہ اپنی قبروں سے اس سرعت کے ساتھ نکلیں گے کہ گویا ایک نشانہ کی طرف بھاگ رہے ہیں،

خَاشِعَةً اَبۡصَارُهُمۡ تَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ ؕ ذٰلِكَ الۡيَوۡمُ الَّذِیۡ كَانُوۡا یُوۡعَدُوۡنَ ﴿۴۴﴾

۴۴ ان کی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ ذلت ان پر چھائی ہوگی۔ یہ ہے وہ دن، جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا تھا۔

۷۱۔ نُوح

نام یہ سورہ حضرت نوح (علیہ السلام) کی دعوت کو تفصیل کے ساتھ پیش کرتی ہے اس لئے اس کا نام سورۂ نوح ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور ان حالات میں نازل ہوئی جب مشرکین مکہ نے نبی ﷺ اور آپ کی دعوت کی مخالفت میں شدت اختیار کر لی تھی۔

مرکزی مضمون حضرت نوح کا قصہ اس انداز میں پیش کیا گیا ہے کہ رسول کی مخالفت کرنے والے چونک جائیں اور اس آئینہ میں اپنا عکس دیکھ لیں۔

نظم کلام آیت ۱ تا ۴ میں بیان ہوا ہے کہ جب نوح (علیہ السلام) کو ان کی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا تو انہوں نے کیا دعوت پیش کی تھی۔

آیت ۵ تا ۲۰ میں حضرت نوح کی دعوتی جدو جہد کو پیش کرتے ہوئے، انہوں نے اپنی قوم کو جو فہمائش کی تھی اس کو بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۲۱ تا ۲۴ میں حضرت نوح کی اللہ کے حضور فریاد کو پیش کیا گیا ہے، جو انہوں نے اپنی قوم پر حجت تمام کرنے کے بعد ان کی ہٹ دھرمی کے پیش نظر کی تھی۔

آیت ۲۵ میں اس عذاب کا ذکر ہے جو قومِ نوح پر آیا۔

آیت ۲۶ تا ۲۸ میں حضرت نوح کی اس دعا کو پیش کیا گیا ہے جو انہوں نے اس عذاب کے موقع پر کی تھی جو ان کی قوم پر آیا۔

سُورَةُ نُوحٍ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَرْسَلْنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوْمِهِ أَنْ أَنذِرْ قَوْمَكَ مِن قَبْلِ أَن
يَأْتِيَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿١﴾
قَالَ يَا قَوْمِ إِنِّي لَكُمْ نَذِيرٌ مُّبِينٌ ﴿٢﴾
أَنِ اعْبُدُوا اللَّهَ وَاتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ ﴿٣﴾
يَغْفِرْ لَكُم مِّن ذُنُوبِكُمْ وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ مُّسَمًّى
إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ﴿٤﴾
قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ﴿٥﴾
فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَائِي إِلَّا فِرَارًا ﴿٦﴾
وَإِنِّي كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوا أَصَابِعَهُمْ
فِي آذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَأَصَرُّوا وَاسْتَكْبَرُوا
اسْتِكْبَارًا ﴿٧﴾
ثُمَّ إِنِّي دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ﴿٨﴾
ثُمَّ إِنِّي أَعْلَنتُ لَهُمْ وَأَسْرَرْتُ لَهُمْ إِسْرَارًا ﴿٩﴾
فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوا رَبَّكُمْ إِنَّهُ كَانَ غَفَّارًا ﴿١٠﴾
يُرْسِلِ السَّمَاءَ عَلَيْكُم مِّدْرَارًا ﴿١١﴾
وَيُمْدِدْكُم بِأَمْوَالٍ وَبَنِينَ وَيَجْعَل لَّكُمْ جَنَّاتٍ
وَيَجْعَل لَّكُمْ أَنْهَارًا ﴿١٢﴾

۷۱۔ سُورَۃ نُوح

آیات۔ ۲۸

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

[۱] ہم نے نوح کو اس کی قوم کی طرف بھیجا کہ اپنی قوم کو خبردار کردو، قبل اس کے کہ ان پر دردناک عذاب آئے۔

[۲] اس نے کہا: اے میری قوم کے لوگو! میں تمہارے لئے کھلا خبردار کرنے والا ہوں۔

[۳] کہ اللہ کی عبادت کرو، اس سے ڈرو اور میری اطاعت کرو،

[۴] وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔ اور تم کو ایک مقرر وقت تک مہلت دے گا۔ یقیناً جب اللہ کا مقرر کیا ہوا وقت آجائے گا تو اس کو ٹالا نہیں جاسکے گا۔ کاش کہ تم جان لیتے!

[۵] نوح نے عرض کیا: اے میرے رب! میں نے اپنی قوم کو شب و روز پکارا،

[۶] مگر میری پکار نے ان کے فرار ہی میں اضافہ کیا۔

[۷] اور میں نے جب بھی ان کو بلایا تا کہ تو ان کو بخش دے۔ انہوں نے اپنی انگلیاں اپنے کانوں میں ٹھونس لیں، کپڑوں سے اپنے کو ڈھانک لیا، اپنی ضد پر اڑے رہے اور بڑا تکبر کیا۔

[۸] پھر میں نے ان کو بہ آواز بلند دعوت دی،

[۹] پھر میں نے ان کو علانیہ بھی سمجھایا اور تنہائی میں بھی،

[۱۰] میں نے کہا اپنے رب سے معافی مانگو۔ بلاشبہ وہ بڑا بخشنے والا ہے،

[۱۱] وہ تم پر خوب بارش برسائے گا،

[۱۲] تمہیں مال اور اولاد کی فراوانی بخشے گا، تمہارے لئے باغ پیدا کرے گا اور نہریں جاری کرے گا۔

مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ﴿۱۳﴾

۱۳ تمہیں کیا ہو گیا ہے کہ اللہ کی عظمت سے ڈرتے نہیں ہو۔

وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ﴿۱۴﴾

۱۴ حالانکہ اس نے تمہیں مختلف حالتوں سے گزار کر پیدا کیا ہے۔

اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ﴿۱۵﴾

۱۵ کیا تم دیکھتے نہیں کہ کس طرح اللہ نے سات آسمان تہ بہ تہ بنائے،

وَّجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ﴿۱۶﴾

۱۶ اور ان میں چاند کو نور اور سورج کو چراغ بنایا۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ﴿۱۷﴾

۱۷ اور اللہ ہی نے تم کو زمین سے خاص طریقہ پر اُگایا،

ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ اِخْرَاجًا ﴿۱۸﴾

۱۸ پھر وہ تمہیں اس میں لوٹائے گا۔ اور اس سے نکال کھڑا کرے گا۔

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ﴿۱۹﴾

۱۹ اور اللہ ہی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا،

لِّتَسْلُكُوْا مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ﴿۲۰﴾

۲۰ تا کہ تم اس کے کھلے راستوں میں چلو۔

قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗۤ اِلَّا خَسَارًا ﴿۲۱﴾

۲۱ نوح نے عرض کیا: اے میرے رب! انہوں نے میری نافرمانی کی اور ان لوگوں کی پیروی کی جن کے مال اور اولاد نے ان کے خسارہ ہی میں اضافہ کیا۔

وَمَكَرُوْا مَكْرًا كُبَّارًا ﴿۲۲﴾

۲۲ اور انہوں نے بہت بڑی چال چلی۔

وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ﴿۲۳﴾

۲۳ اور کہا: ہرگز نہ چھوڑو اپنے معبودوں کو، اور نہ چھوڑو وَدّ کو اور نہ سُواع کو، اور نہ یغوث اور یعوق اور نَسر کو۔

وَقَدْ اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ﴿۲۴﴾

۲۴ انہوں نے بہت لوگوں کو گمراہ کیا ہے۔ اور تو ان ظالموں کی گمراہی میں ہی اضافہ فرما۔

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ﴿۲۵﴾

۲۵ بالآخر وہ اپنے گناہ کی بنا پر غرق کئے گئے۔ پھر آگ میں داخل کر دیئے گئے، تو اللہ کے مقابل میں انہوں نے کوئی مددگار نہ پایا۔

وَقَالَ نُوْحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ﴿۲۶﴾

۲۶ اور نوح نے دعا مانگی اے میرے رب! تُو زمین پر ان کافروں میں سے کوئی بسنے والا نہ چھوڑ۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْۤا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ﴿۲۷﴾

۲۷ اگر تو نے ان کو چھوڑ دیا تو وہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے، اور ان سے جو اولاد بھی پیدا ہوگی وہ بدکار اور کافر ہی ہوگی۔

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا وَّلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ؕ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۟۲۸ ع

۲۸ اے میرے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو۔ اور ان کو جو میرے گھر میں مؤمن ہو کر داخل ہوں۔ اور سب مؤمن مردوں اور مؤمن عورتوں کو۔ اور ظالموں کی ہلاکت میں اضافہ فرما۔

۷۲۔ الجنّ

نام اس سورہ میں جنوں کا بیان نقل ہوا ہے۔اس مناسبت سے اس کا نام 'سورۃ الجنّ' ہے۔

زمانۂ نزول مکی ہے اور سورہ احقاف سے پہلے نازل ہوئی۔مضامین سے اندازہ ہوتا ہے کہ مکہ کے دورِ اول میں نازل ہوئی ہوگی۔

مرکزی مضمون یہ واضح کرنا ہے کہ قرآن اپنے کلامِ الٰہی ہونے کی آپ ہی شہادت ہے۔چنانچہ جنوں کی ایک جماعت نے اس کلام کو سنا، تو ان کا ضمیر پکار اٹھا کہ یہ کلامِ الٰہی ہے، اور وہ فوراً اس پر ایمان لے آئے۔انہوں نے شرک کو باطل قرار دیتے ہوئے توحید کو حق قرار دیا، جس کی دعوت قرآن پیش کر رہا ہے۔اسی طرح جزاوسزا اور رسالت پر بھی اپنے یقین کا اظہار کیا۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۱۵ میں جنوں کے ایک گروہ کا بیان نقل ہوا ہے، جس میں انہوں نے قرآن کے کلامِ الٰہی ہونے اور اس کی دعوت کے برحق ہونے کی شہادت دی ہے۔

آیت ۱۶ تا ۱۹ میں کلام کا رخ مشرکینِ مکہ کی طرف پھر گیا ہے اور انہیں فہمائش کی گئی ہے۔

آیت ۲۰ تا ۲۸ میں نبی ﷺ کی زبانی، منصبِ رسالت کے تعلق سے ضروری باتوں کی وضاحت کی گئی ہے۔اور رسول کی نافرمانی کرنے والوں کو جہنم کے عذاب سے خبردار بھی کیا گیا ہے۔

خصوصیت یہ سورہ ایسی مربوط ہے اور اس میں اس بلا کی روانی ہے کہ آخر تک آدمی اس کو مسلسل پڑھتے ہی چلا جاتا ہے۔اس کی روانی کے سامنے دریا کی روانی بھی ہیچ ہے، جو پہاڑوں سے ٹکراتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔قرآن کی روانی، باطل کے پرخچے اڑاتے ہوئے حق کو غالب کرتی ہے۔پھر اس سورہ کا آہنگ ایسا ہے کہ ایک طرف وہ کانوں میں رس گھولتا ہے، تو دوسری طرف دلوں میں سوز پیدا کرتا ہے۔مزید یہ کہ اس میں غیب کے وہ اسرار پیش کئے گئے ہیں جن کو سننے کی طرف طبیعت مائل ہو جاتی ہے اور جس سے یقین پیدا ہو جاتا ہے۔

سُوْرَةُ الْجِنِّ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ ۱

يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ۭ وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا ۙ ۲

وَّاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ ۳

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۙ ۴

وَّاَنَّا ظَنَنَّآ اَنْ لَّنْ تَقُوْلَ الْاِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللّٰهِ
كَذِبًا ۙ ۵

وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ
فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۙ ۶

وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ ۷

وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَاۗءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا
وَّشُهُبًا ۙ ۸

وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ۭ فَمَنْ يَّسْتَمِعِ
الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۙ ۹

وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ اَمْ اَرَادَ
بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۙ ۱۰

۷۲۔ سُوْرَةُ الْجِنِّ

آیات: ۲۸

اللہ رحمٰن و رحیم کے نام سے

۱ (اے نبی!) کہو میری طرف وحی کی گئی ہے کہ جنوں کی ایک جماعت نے (قرآن کو) سنا تو کہا: ہم نے بہت عجیب قرآن سنا ہے،

۲ جو ہدایت کی راہ دکھاتا ہے۔ ہم اس پر ایمان لے آئے۔ اور ہم ہرگز اپنے رب کا کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے،

۳ اور یہ کہ ہمارے رب کی شان بہت بلند ہے۔ اس نے اپنے لئے نہ کوئی بیوی بنائی ہے اور نہ اولاد،

۴ اور یہ کہ ہمارے نادان لوگ اللہ کے بارے میں خلافِ حق باتیں کہتے رہے ہیں،

۵ اور یہ کہ ہم نے سمجھا تھا کہ انسان اور جن اللہ کے بارے میں کبھی جھوٹ نہیں بولیں گے،

۶ اور یہ کہ انسانوں میں سے کچھ لوگ جنوں کے کچھ لوگوں کی پناہ مانگتے رہے ہیں۔ اس طرح انہوں نے ان کی سرکشی میں اضافہ کیا،

۷ اور یہ کہ انہوں نے بھی اس طرح گمان کیا جس طرح تم نے کیا کہ اللہ کسی کو رسول بنا کر نہیں بھیجے گا،

۸ اور یہ کہ ہم نے آسمان کو ٹٹولا تو دیکھا کہ وہ سخت پہرہ داروں اور شہابوں سے بھر دیا گیا ہے،

۹ اور یہ کہ ہم اس کے بعض ٹھکانوں میں سننے کے لئے بیٹھ جایا کرتے تھے۔ مگر اب جو سننے کی کوشش کرتا ہے وہ ایک شہاب کو اپنی گھات میں پاتا ہے،

۱۰ اور یہ کہ ہم نہیں جانتے تھے کہ زمین والوں پر کوئی مصیبت نازل کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے یا ان کا رب انہیں ہدایت سے نوازنا چاہتا ہے،

وَّاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ ؕ كُنَّا طَرَآئِقَ قِدَدًا ۙ﴿۱۱﴾

۱۱ اور یہ کہ ہم میں صالح لوگ بھی ہیں اور غیر صالح بھی۔ ہماری راہیں الگ الگ ہیں۔

وَّاَنَّا ظَنَنَّاۤ اَنْ لَّنْ نُّعْجِزَ اللّٰهَ فِی الْاَرْضِ وَلَنْ نُّعْجِزَهٗ هَرَبًا ۙ﴿۱۲﴾

۱۲ اور یہ کہ ہم سمجھتے تھے کہ زمین میں ہم اللہ کے قابو سے باہر نہیں جاسکتے اور نہ (آسمان میں) بھاگ کر اس کے قابو سے نکل سکتے ہیں،

وَّاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدٰۤى اٰمَنَّا بِهٖ ؕ فَمَنْ یُّؤْمِنْۢ بِرَبِّهٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَهَقًا ۙ﴿۱۳﴾

۱۳ اور یہ کہ جب ہم نے ہدایت کی بات سنی تو اس پر ایمان لے آئے۔ اور جو بھی اپنے رب پر ایمان لائے گا اسے نہ کسی حق تلفی کا اندیشہ ہوگا اور نہ کسی قسم کی زیادتی کا،

وَّاَنَّا مِنَّا الْمُسْلِمُوْنَ وَمِنَّا الْقٰسِطُوْنَ ؕ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ﴿۱۴﴾

۱۴ اور یہ کہ ہم میں مسلم بھی ہیں اور ظالم بھی۔ تو جنہوں نے اسلام کو اختیار کیا انہوں نے ہدایت کی راہ ڈھونڈ لی۔

وَاَمَّا الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۙ﴿۱۵﴾

۱۵ اور جو ظالم ہیں وہ جہنم کا ایندھن بنیں گے۔

وَّاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِیْقَةِ لَاَسْقَیْنٰهُمْ مَّآءً غَدَقًا ۙ﴿۱۶﴾

۱۶ اور (مجھ پر وحی کی گئی ہے کہ) اگر یہ لوگ سیدھی راہ چلتے تو ہم انہیں خوب سیراب کرتے،

لِّنَفْتِنَهُمْ فِیْهِ ؕ وَمَنْ یُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ یَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۙ﴿۱۷﴾

۱۷ تاکہ ہم اس میں ان کو آزمائیں۔ اور جو اپنے رب کے ذکر سے رخ پھیرے گا، اس کو وہ سخت مشقت والے عذاب میں داخل کرے گا،

وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۙ﴿۱۸﴾

۱۸ اور یہ کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کو نہ پکارو،

وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ یَدْعُوْهُ كَادُوْا یَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِ لِبَدًا ؕ﴿۱۹﴾

۱۹ اور یہ کہ جب اللہ کا بندہ اس کو پکارنے کے لئے کھڑا ہوتا ہے، تو یہ لوگ اس پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔

قُلْ اِنَّمَاۤ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَاۤ اُشْرِكُ بِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۰﴾

۲۰ کہو، میں اپنے رب ہی کو پکارتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

قُلْ اِنِّیْ لَاۤ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ﴿۲۱﴾

۲۱ کہو، میں تمہارے لئے نہ کسی ضرر کا اختیار رکھتا ہوں اور نہ ہدایت کا۔

قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۙ۬ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۙ﴿۲۲﴾

۲۲ کہو، مجھے اللہ سے کوئی نہیں بچا سکے گا اور نہ میں اسکے سوا کوئی جائے پناہ پاسکوں گا،

إِلَّا بَلَٰغًا مِّنَ اللَّهِ وَرِسَالَاتِهِ ۚ وَمَن يَعْصِ اللَّهَ
وَرَسُولَهُ فَإِنَّ لَهُ نَارَ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَدًا ﴿٢٣﴾

[٢٣] میرا کام تو صرف یہ ہے کہ اللہ کی بات اور اس کے پیغامات پہنچادوں۔ اور جو اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کریں گے ان کے لئے جہنم کی آگ ہے، جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔

حَتَّىٰ إِذَا رَأَوْا مَا يُوعَدُونَ فَسَيَعْلَمُونَ مَنْ أَضْعَفُ
نَاصِرًا وَأَقَلُّ عَدَدًا ﴿٢٤﴾

[٢٤] یہاں تک کہ جب وہ اس چیز کو دیکھ لیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جارہا ہے، تو انہیں معلوم ہو جائے گا کہ کس کے مددگار کمزور ہیں اور کس کا جتھا تعداد میں کم ہے۔

قُلْ إِنْ أَدْرِي أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ
لَهُ رَبِّي أَمَدًا ﴿٢٥﴾

[٢٥] کہو، میں نہیں جانتا کہ جس چیز کا وعدہ تم سے کیا جارہا ہے وہ قریب ہے یا میرا رب اس کو ایک عرصہ کیلئے مؤخر کرے گا۔

عَالِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِ أَحَدًا ﴿٢٦﴾

[٢٦] غیب کا جاننے والا وہی ہے اور وہ اپنے غیب پر کسی کو مطلع نہیں کرتا،

إِلَّا مَنِ ارْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُ يَسْلُكُ
مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ رَصَدًا ﴿٢٧﴾

[٢٧] سوائے اس کے جسے اس نے رسول کی حیثیت سے پسند فرمالیا ہو، تو اس کے آگے اور پیچھے وہ محافظ لگادیتا ہے،

لِّيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ
وَأَحْصَىٰ كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ﴿٢٨﴾

[٢٨] تاکہ وہ دیکھ لے کہ انہوں نے اپنے رب کے پیغامات پہنچا دئے۔ اور وہ ان کے تمام احوال کا احاطہ کئے ہوئے ہے اور ہر چیز کو اس نے گن رکھا ہے۔

۷۳۔ المُزَّمِّل

نام سورہ کے آغاز میں نبی ﷺ کو المُزَّمِّل (چادر میں لپٹنے والے) فرما کر خطاب کیا گیا ہے۔اس مناسبت سے اس سورہ کا نام 'المُزَّمِّل' ہے۔

زمانۂ نزول مکہ کے دورِاوّل میں اس وقت نازل ہوئی جب آپ کی مخالفت کا سلسلہ شروع ہو گیا تھا۔البتہ آخری آیت ایک عرصہ بعد جب پنجوقتہ نماز کا حکم آچکا تھا نازل ہوئی۔

مرکزی مضمون مقامِ رسالت کی گراں بار ذمہ داریوں کے پیشِ نظر نبی ﷺ کو قیامِ لیل (رات کو اٹھ کر نماز میں مشغول ہو جانے) کی ہدایت اور رسول کا انکار کرنے والوں کو تنبیہ۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۹ میں نبی ﷺ کو قیامِ لیل کی ہدایت دی گئی ہے۔اور تربیتِ نفس کے پہلو سے اس کی جو افادیت ہے اس کو بھی واضح کیا گیا ہے۔

آیت ۱۰ تا ۱۴ میں آپ کو مخالفین کی باتوں پر صبر کی تلقین کرتے ہوئے ان کے انجام کو بیان کیا گیا ہے۔

آیت ۱۵ تا ۱۹ میں کفارِ مکہ کو خبردار کیا گیا ہے کہ ہم نے تمہاری طرف رسول بھیجا تھا، جس طرح فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا، تو دیکھ لو فرعون نے جب رسول کی نافرنی کی تو اس کا کیا انجام ہوا۔اور تم کفر کر کے آخرت کے عذاب سے کس طرح بچ سکو گے ؟

آیت ۲۰ میں قیامِ لیل کے اس حکم میں جو ابتدائی آیات میں دیا گیا تھا، حالات کے پیشِ نظر تخفیف کر دی گئی ۔اور فرض نمازوں کے اہتمام اور زکوٰۃ کی ادائیگی کی ہدایت کی گئی۔

سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰٓاَيُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۙ﴿۱﴾

قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۙ﴿۲﴾

نِّصْفَهٗٓ اَوِ انْقُصْ مِنْهُ قَلِيْلًا ۙ﴿۳﴾

اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِيْلًا ۭ﴿۴﴾

اِنَّا سَنُلْقِيْ عَلَيْكَ قَوْلًا ثَقِيْلًا ﴿۵﴾

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْـاً وَّاَقْوَمُ قِيْلًا ۭ﴿۶﴾

اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيْلًا ۭ﴿۷﴾

وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ اِلَيْهِ تَبْتِيْلًا ۭ﴿۸﴾

رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَاتَّخِذْهُ وَكِيْلًا ﴿۹﴾

وَاصْبِرْ عَلٰي مَا يَقُوْلُوْنَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيْلًا ﴿۱۰﴾

وَذَرْنِيْ وَالْمُكَذِّبِيْنَ اُولِي النَّعْمَةِ وَمَهِّلْهُمْ قَلِيْلًا ﴿۱۱﴾

اِنَّ لَدَيْنَآ اَنْكَالًا وَّجَحِيْمًا ۙ﴿۱۲﴾

وَّطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَّعَذَابًا اَلِيْمًا ۤ﴿۱۳﴾

يَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيْبًا مَّهِيْلًا ﴿۱۴﴾

٧٣۔ سُوْرَةُ الْمُزَّمِّلْ

آیات : ٢٠

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

١ اے چادر میں لپٹنے والے!

٢ رات کو (نماز میں) قیام کرو بجز تھوڑے حصہ کے،

٣ آدھی رات یا اس میں سے کچھ کم کردو،

٤ یا اس سے کچھ زیادہ کرلو۔ اور قرآن کو ترتیل کے ساتھ (یعنی صاف صاف اور ٹھہر ٹھہر کر) پڑھو۔

٥ ہم تم پر ایک بھاری بات ڈالنے والے ہیں۔

٦ واقعی رات کا اٹھنا نفس کو زیر کرنے کے لئے نہایت مؤثر، اور قول کو زیادہ درست رکھنے والا ہے۔

٧ دن میں تمہارے لئے طویل مصروفیتیں ہیں۔

٨ اپنے رب کے نام کا ذکر کرو۔ اور سب سے بےتعلق ہوکر اسی کے ہو رہو۔

٩ وہ مشرق ومغرب کا رب ہے۔ اس کے سوا کوئی خدا نہیں تو اسی کو اپنا کارساز بنالو۔

١٠ یہ لوگ جو کچھ کہتے ہیں اس پر صبر کرو۔ اور ان کو خوبصورتی کے ساتھ چھوڑ دو۔

١١ اور ان جھٹلانے والے خوشحال لوگوں کا معاملہ مجھ پر چھوڑ دو۔ اور انہیں تھوڑی مہلت دے دو۔

١٢ ہمارے پاس ان کے لئے بیڑیاں اور جہنم کی آگ ہے،

١٣ اور حلق میں پھنسنے والا کھانا اور دردناک عذاب۔

١٤ اس دن زمین اور پہاڑ لرز اٹھیں گے۔ اور پہاڑ بکھری ہوئی ریت بن جائیں گے۔

إِنَّآ أَرْسَلْنَآ إِلَيْكُمْ رَسُولًا ۥ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ أَرْسَلْنَآ إِلَىٰ فِرْعَوْنَ رَسُولًا ﴿١٥﴾

۱۵ ہم نے تم لوگوں کی طرف ایک رسول تم پر گواہ بنا کر بھیجا ہے، جس طرح ہم نے فرعون کی طرف رسول بھیجا تھا۔

فَعَصَىٰ فِرْعَوْنُ الرَّسُولَ فَأَخَذْنَاهُ أَخْذًا وَبِيلًا ﴿١٦﴾

۱۶ تو فرعون نے رسول کی نافرمانی کی۔ بالآخر ہم نے اس کو سختی کے ساتھ پکڑ لیا۔

فَكَيْفَ تَتَّقُونَ إِن كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا ﴿١٧﴾

۱۷ اگر تم نے کفر کیا تو اس دن (کی سختی) سے کیسے بچو گے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا۔

السَّمَآءُ مُنفَطِرٌ بِهِ ۚ كَانَ وَعْدُهُ مَفْعُولًا ﴿١٨﴾

۱۸ آسمان اس (دن کی سختی) سے پھٹ پڑے گا۔ اس کا وعدہ (کہ قیامت برپا ہوگی) پورا ہو کر رہے گا۔

إِنَّ هَٰذِهِ تَذْكِرَةٌ ۖ فَمَن شَآءَ اتَّخَذَ إِلَىٰ رَبِّهِ سَبِيلًا ﴿١٩﴾

۱۹ یہ ایک یاد دہانی ہے، تو جو چاہے اپنے رب کی طرف جانے کی راہ اختیار کر لے۔

إِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ أَنَّكَ تَقُومُ أَدْنَىٰ مِن ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهُ وَثُلُثَهُ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِينَ مَعَكَ ۚ وَاللَّهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ۚ عَلِمَ أَن لَّن تُحْصُوهُ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْءَانِ ۚ عَلِمَ أَن سَيَكُونُ مِنكُم مَّرْضَىٰ ۙ وَءَاخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ ۙ وَءَاخَرُونَ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۚ وَأَقِيمُوا الصَّلَوٰةَ وَءَاتُوا الزَّكَوٰةَ وَأَقْرِضُوا اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا ۚ وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا ۚ وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌۢ ﴿٢٠﴾

۲۰ (اے نبی!) تمہارا رب جانتا ہے کہ تم دو تہائی رات کے قریب یا نصف شب یا ایک تہائی شب (نماز میں) کھڑے ہوتے ہو۔ اور تمہارے ساتھیوں میں سے ایک گروہ بھی۔ اللہ ہی رات اور دن کے اوقات مقرر کرتا ہے۔ اسے معلوم ہے کہ تم اس کا ٹھیک ٹھیک شمار نہیں کر سکتے۔ لہٰذا اس نے تم پر عنایت کی تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔ اسے معلوم ہے کہ تم میں کچھ مریض ہوں گے اور ایسے بھی جو اللہ کے فضل کی تلاش میں سفر کریں گے اور ایسے بھی جو اللہ کی راہ میں جنگ کریں گے، تو جتنا قرآن آسانی سے پڑھ سکتے ہو پڑھ لیا کرو۔ اور نماز قائم کرو۔ زکوٰۃ دو اور اللہ کو اچھا قرض دو۔ جو کچھ بھلائی تم اپنے لئے آگے بھیجو گے اسے تم اللہ کے یہاں موجود پاؤ گے۔ وہ بہتر اور اجر میں بڑھ کر ہوگی۔ اللہ سے استغفار کرو۔ وہ بڑا بخشنے والا رحم فرمانے والا ہے۔

۷۴۔ اَلْمُدَثِّرْ

نام سورہ کے آغاز میں نبی ﷺ کو ' اَلْمُدَثِّرْ '(چادراوڑھنے والے) کہہ کرخطاب کیا گیا ہے۔اس مناسبت سےاس سورہ کا نام ' اَلْمُدَثِّرْ ' ہے۔

زمانۂ نزول یہ سورہ مکہ کے ابتدائی دور میں نازل ہوئی۔شروع کی آیتیں پہلے نازل ہوئیں اور بقیہ حصہ بعد میں نازل ہوا۔

مرکزی مضمون نبی ﷺ کومنصب رسالت کی ذمہ داریاں ادا کرنے کی ہدایت دینا۔اورآپ کے اِنذار(خبردار کرنے) کے بعد بھی جولوگ انکارِحق پر مصر ہیں،انہیں جہنم کے دردناک عذاب کی وعید سنانا ہے۔

نظمِ کلام آیت ۱ تا ۱۰ میں نبی ﷺ کوخبردار کرنے کے لئے اٹھ کھڑے ہونے کی ہدایت دیتے ہوئے فضیلتِ اخلاق اور بلندیٔ کردار کی تلقین کی گئی ہے۔

آیت ۱۱ تا ۳۱ میں قریش کے لیڈروں کو جومخالفت پرآمادہ ہوگئے تھے،جہنم کے عذاب کی وعید سنائی گئی ہے۔

آیت ۳۲ تا ۴۸ میں آخرت کے بارے میں فہمائش ہے۔

آیت ۴۹ تا ۵۶ میں قرآن کے یاددہانی ہونے کے پہلو کواس طرح پیش کیا گیا ہے کہ بات دل میں اتر جائے۔

سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ۝١

قُمْ فَاَنْذِرْ ۝٢

وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝٣

وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝٤

وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝٥

وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝٦

وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ ۝٧

فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ ۝٨

فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ ۝٩

عَلَى الْكٰفِرِيْنَ غَيْرُ يَسِيْرٍ ۝١٠

ذَرْنِيْ وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيْدًا ۝١١

وَّجَعَلْتُ لَهٗ مَالًا مَّمْدُوْدًا ۝١٢

وَّبَنِيْنَ شُهُوْدًا ۝١٣

وَّمَهَّدْتُّ لَهٗ تَمْهِيْدًا ۝١٤

ثُمَّ يَطْمَعُ اَنْ اَزِيْدَ ۝١٥

كَلَّا ۭ اِنَّهٗ كَانَ لِاٰيٰتِنَا عَنِيْدًا ۝١٦

سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝١٧

اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝١٨

فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝١٩

ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝٢٠

ثُمَّ نَظَرَ ۝٢١

ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝٢٢

۷۴۔ سُوْرَةُ الْمُدَّثِّرِ

آیات:۵۶

اللہ رحمٰن ورحیم کے نام سے

۱ اے چادر اوڑھنے والے!

۲ اٹھو اور خبردار کرو،

۳ اور اپنے رب کی بڑائی بیان کرو،

۴ اور اپنے کپڑے پاک رکھو،

۵ اور (بتوں کی) گندگی سے دُور رہو،

۶ اور زیادہ حاصل کرنے کی غرض سے احسان نہ کرو،

۷ اور اپنے رب کے لئے صبر کرو۔

۸ پھر جب صور پھونکا جائے گا،

۹ تو وہ دن بڑا ہی سخت دن ہوگا،

۱۰ کافروں پر آسان نہ ہوگا۔

۱۱ چھوڑ دو مجھے اور اس شخص کو، جسے میں نے اکیلا پیدا کیا،

۱۲ اور اس شخص کو کثیر مال بخشا،

۱۳ اور حاضر رہنے والے بیٹے دیئے،

۱۴ اور اس کے لئے سامان مہیا کیا،

۱۵ پھر وہ توقع رکھتا ہے کہ میں اسے اور زیادہ دوں گا،

۱۶ ہرگز نہیں۔ وہ ہماری آیتوں سے بیر رکھتا ہے۔

۱۷ میں اس کو عنقریب ایک کٹھن چڑھائی چڑھاؤں گا۔

۱۸ اس نے سوچا اور ایک بات تجویز کی،

۱۹ تو مارا جائے وہ، کیسی بات اس نے تجویز کی،

۲۰ پھر مارا جائے وہ، کیسی بات اس نے تجویز کی،

۲۱ پھر اس نے نظر ڈالی،

۲۲ پھر تیوری چڑھائی اور منہ بنایا،

ثُمَّ أَدْبَرَ وَاسْتَكْبَرَ ﴿٢٣﴾
فَقَالَ إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ يُؤْثَرُ ﴿٢٤﴾
إِنْ هَٰذَا إِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ﴿٢٥﴾
سَأُصْلِيهِ سَقَرَ ﴿٢٦﴾
وَمَا أَدْرَاكَ مَا سَقَرُ ﴿٢٧﴾
لَا تُبْقِي وَلَا تَذَرُ ﴿٢٨﴾
لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ﴿٢٩﴾
عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ﴿٣٠﴾

۲۳ پھر پیٹھ پھیری اور تکبر کیا،
۲۴ اور بولا یہ تو محض جادو ہے جو پہلے سے چلا آ رہا ہے،
۲۵ یہ انسان کا کلام ہی ہے۔
۲۶ عنقریب میں اسے سَقَر (دوزخ) میں داخل کروں گا۔
۲۷ اور تم نے سمجھا کہ سَقَر (دوزخ) کیا ہے؟
۲۸ نہ باقی رکھے گی اور نہ چھوڑے گی۔
۲۹ کھال کو جھلس دینے والی۔
۳۰ اس پر اُنیس (فرشتے) مقرر ہیں۔

وَمَا جَعَلْنَا أَصْحَابَ النَّارِ إِلَّا مَلَائِكَةً ۙ وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ
إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ
وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا ۙ وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا
الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ
وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ كَذَٰلِكَ يُضِلُّ
اللَّهُ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۚ وَمَا يَعْلَمُ جُنُودَ
رَبِّكَ إِلَّا هُوَ ۚ وَمَا هِيَ إِلَّا ذِكْرَىٰ لِلْبَشَرِ ﴿٣١﴾

۳۱ اور ہم نے دوزخ کے نگراں فرشتے بنائے ہیں۔ اور ان کی تعداد کو کافروں کے لئے فتنہ بنایا ہے، تا کہ اہلِ کتاب کو یقین آ جائے اور اہلِ ایمان کا ایمان بڑھے۔ اور اہلِ کتاب اور مومن کسی شک میں نہ پڑیں۔ اور جن کے دلوں میں روگ ہے وہ اور کفار کہیں کہ اس بات سے اللہ کی کیا مراد ہے۔ اس طرح اللہ گمراہ کرتا ہے جسے چاہتا ہے اور ہدایت دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔ اور تمہارے رب کے لشکروں کو اس کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ اور یہ قرآن انسانوں کے لئے سرتاسر نصیحت ہے۔

كَلَّا وَالْقَمَرِ ﴿٣٢﴾
وَاللَّيْلِ إِذْ أَدْبَرَ ﴿٣٣﴾
وَالصُّبْحِ إِذَا أَسْفَرَ ﴿٣٤﴾
إِنَّهَا لَإِحْدَى الْكُبَرِ ﴿٣٥﴾
نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ﴿٣٦﴾
لِمَن شَاءَ مِنكُمْ أَن يَتَقَدَّمَ أَوْ يَتَأَخَّرَ ﴿٣٧﴾
كُلُّ نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ رَهِينَةٌ ﴿٣٨﴾
إِلَّا أَصْحَابَ الْيَمِينِ ﴿٣٩﴾
فِي جَنَّاتٍ يَتَسَاءَلُونَ ﴿٤٠﴾

۳۲ ہرگز نہیں۔ قسم ہے چاند کی،
۳۳ اور رات کی جب وہ پلٹتی ہے،
۳۴ اور صبح کی جب وہ روشن ہو جائے،
۳۵ کہ یہ (قرآن) بہت بڑی نشانیوں میں سے ایک ہے،
۳۶ انسانوں کو خبردار کرنے والا،
۳۷ تم میں سے ہر اس شخص کو جو آگے بڑھنا یا پیچھے رہنا چاہئے۔
۳۸ ہر شخص اپنی کمائی کے بدلہ رہن ہے،
۳۹ سوائے داہنے ہاتھ والوں کے۔
۴۰ وہ جنتوں میں ہوں گے۔ وہاں وہ پوچھ رہے ہوں گے،

عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ۝٤١

مَا سَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ۝٤٢

قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ ۝٤٣

وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ الْمِسْكِيْنَ ۝٤٤

وَكُنَّا نَخُوْضُ مَعَ الْخَآئِضِيْنَ ۝٤٥

وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝٤٦

حَتّٰٓى اَتٰىنَا الْيَقِيْنُ ۝٤٧

فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشّٰفِعِيْنَ ۝٤٨

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ۝٤٩

كَاَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ۝٥٠

فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ۝٥١

بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ۝٥٢

كَلَّا ۭ بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝٥٣

كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝٥٤

فَمَنْ شَاۗءَ ذَكَرَهٗ ۝٥٥

وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَاۗءَ اللّٰهُ ۭ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى
وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۝٥٦

٤١ مجرموں کے بارے میں،

٤٢ تمہیں کیا چیز دوزخ میں لے گئی؟

٤٣ وہ کہیں گے ہم نماز پڑھنے والوں میں سے نہیں تھے،

٤٤ اور نہ مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے،

٤٥ اور بحث کرنے والوں کے ساتھ ہم بھی بحث کرتے تھے،

٤٦ اور روزِ جزا کو جھٹلاتے تھے،

٤٧ یہاں تک کہ یقینی چیز ہمارے سامنے آ گئی۔

٤٨ تو شفاعت کرنے والوں کی شفاعت ان کے لئے کچھ بھی مفید نہ ہوگی۔

٤٩ ان کو کیا ہو گیا ہے کہ یہ نصیحت سے رُخ پھیر رہے ہیں،

٥٠ گویا یہ بدکے ہوئے گدھے ہیں،

٥١ جو شیر سے ڈر کر بھاگے ہوں۔

٥٢ بلکہ ان میں سے ہر ایک چاہتا ہے کہ اسے کھلا صحیفہ دیا جائے،

٥٣ ہرگز نہیں۔ بلکہ یہ آخرت کا خوف نہیں رکھتے۔

٥٤ ہرگز نہیں یہ تو ایک نصیحت ہے۔

٥٥ تو جس کا جی چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے۔

٥٦ اور یہ نصیحت حاصل نہیں کر سکتے، مگر یہ کہ اللہ چاہے۔ وہ اس کا مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔ اور وہی اس کا اہل ہے کہ بخش دے۔